جدید ترکی میں اسلامی بیداری

ڈاکٹر عبید اللہ فہد فلاحی

ناشر: ہلال پبلی کیشنز۔ دہلی۔ سن اشاعت ۱۹۹۸ء صفحات: ۴۲۶ قیمت ۱۰۰ روپے

جدید ترکی کی تاریخ بڑی عبرت ناک اور سبق آموز ہے۔ اپنوں کی سادہ لوحی اور غیروں کی عیاریوں اور سازشوں کے نتیجے میں ۱۹۲۴ء میں "مرد ناداں" (مصطفیٰ کمال پاشا) نے خلافت کی قبا چاک کر دی۔ کسی بھی معاملے میں مذہب (اسلام) کا نام لینا جرم قرار پایا۔ شرعی قوانین منسوخ کر کے مغربی ممالک کے قوانین نافذ کیے گئے۔ دینی تعلیم ممنوع قرار پائی۔ حجاب کو خلافِ قانون قرار دیا گیا۔ عربی حروف کی جگہ لاطینی حروف جاری ہوئے۔ عربی میں اذان پر پابندی لگا دی گئی۔ غرض اسلام کو ترکی معاشرہ سے بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے کی تمام تدابیر اختیار کی گئیں۔ حالات ایسے تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ اب ترکی سے ہمیشہ کے لیے اسلام کا خاتمہ ہو جائے گا۔ لیکن قدرت نے اسلام کی فطرت میں ایسی لچک رکھی ہے کہ جتنا اسے دبانے کی کوشش کی جاتی ہے اتنا ہی وہ ابھر کر سامنے آتا ہے۔ ترکی میں پون صدی کا تجربہ بتاتا ہے کہ اس کے باشندوں کے دلوں سے اسلام کو کھرچ ڈالنے کی جس قدر کوششیں کی گئیں اتنا ہی وہ ان میں راسخ ہوا اور اس سے ان کی وابستگی میں اضافہ ہوا۔ اسلام کی عظمتِ رفتہ کی بازیافت کی نقیب ترکی کی اسلامی تحریک "رفاہ پارٹی" کی گزشتہ انتخابات میں کامیابی اس کا بیّن ثبوت ہے۔

ترکی کی جدید تاریخ پر جو کتابیں اور تحریریں ملتی ہیں ان میں بڑی غیر حقیقت پسندی اور جانب داری کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ ایک طرف مغربی مصنفین خلافتِ عثمانیہ کے تابناک دور کو جہالت، روایت پسندی، تاریک خیالی اور ترقی دشمنی کا دور قرار دیتے ہوئے مصطفیٰ کمال کو جدید ترکی کا ہیرو اور اس کے اقدامات کو روشن خیالی، ترقی پسندی اور آزادیٔ فکر کا دور قرار دیتے ہیں۔ دوسری طرف عرب مصنفین بھی آنکھ بند کر کے ترک دشمنی میں ان کی لَے میں لَے ملاتے ہیں۔ اردو زبان میں بھی چند کتابوں اور مضامین کے علاوہ تاریخِ ترکی کے اسلامی پہلو پر کوئی علمی کام نہیں ہوا ہے۔ زیرِ تبصرہ کتاب کے

مصنف ڈاکٹر عبیداللہ فہد فلاحی ریڈر شعبۂ اسلامک اسٹڈیز، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ قابلِ مبارک باد ہیں کہ انھوں نے منصوبہ بند طریقے سے اس موضوع پر کام کرکے اردو خواں طبقہ کو ترکی کی جدید تاریخ کو صحیح تناظر میں دیکھنے، وہاں اسلامی نشاۃ ثانیہ کی کوششوں میں سرگرم شخصیات اور تحریکوں سے واقف ہونے اور اسلامی بیداری کا مشاہدہ کرنے کا موقع فراہم کیا۔

یہ کتاب چار فصول پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل میں ترکی کی مشہور شخصیت شیخ بدیع الزماں سعید نورسی (۱۸۷۳ - ۱۹۶۰ء) کی اصلاحی مساعی کا تجزیاتی اور تنقیدی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ مابعد دو فصلوں میں معاصر ترکی کی مشہور شخصیت نجم الدین اربکان (پ ۱۹۲۶ء) کی سیاسی سرگرمیوں پر مفصل روشنی ڈالی گئی ہے۔ چنانچہ فصل دوم میں ملی نظام پارٹی (تاسیس ۱۹۷۰ء) اور ملی سلامت پارٹی (تاسیس ۱۹۷۲ء) کے پس منظر، کارکردگی اور اثرات سے بحث کی گئی ہے اور فصل سوم کے تحت پانچ ابواب میں رفاہ پارٹی (تاسیس ۱۹۸۳ء) کی تشکیل و توسیع، بلدیات کے انتظام و انصرام خارجہ پالیسی، اقوام مغرب سے تعامل اور دیگر سیاسی سرگرمیوں کا مفصل جائزہ لیا گیا ہے۔ فصل چہارم کو ترک خواتین کے مسائل اور ان میں آنے والی اسلامی بیداری کے تفصیلی مطالعہ کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔

بطور ضمیمہ سلطان عبدالحمید (۱۸۴۲ - ۱۹۱۸ء) کی خود نوشت کے اقتباسات کی روشنی میں جدید مورخین کی بہت سی غلط بیانیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔

کتاب کے حسن تالیف و ترتیب کے سلسلے میں تبصرہ نگار دو باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہے:

۱۔ گزشتہ سالوں میں ترکی میں سیاسی تغیرات بہت تیزی سے رونما ہوئے ہیں کتاب ان تغیرات کا ساتھ نہیں دے پاتی۔ چنانچہ بہت سی باتیں جو ماضی کے صیغے میں بیان ہونی چاہیے تھیں وہ حال کے صیغے میں مذکور ہیں۔ مثلاً نجم الدین اربکان کی قیادت میں قائم مخلوط حکومت ۱۸ر جون ۱۹۹۷ء کو اقتدار سے محروم ہوگئی مگر ۱۹۹۸ء میں شائع ہونے والی اس کتاب میں اس طرح کے جملے ملتے ہیں: "مخلوط حکومت تقریباً ایک سال کی مدت پوری کرنے کو ہے۔ کمالی سیکولرزم کے محافظ جرنلوں کا پیمانہ لبریز ہورہا